جند وڈا میراں پور (میلسی)

"جمہوریت کی تباہ کاریاں"

جس طرح اشتراکیت ایک باطل اور غاصبانہ نظام زندگی ہے بعینہ جمہوریت ایک کافرانہ، مشرکانہ اور ظالمانہ نظام ہے اس کا مطلب ہے کہ Govnment of the people By the people for the people (یعنی عوام کی حکومت عوام کیلئے اور عوام کے ذریعے) افلاطون کا بنایا ہوا یہ قانون جھوٹ پر مبنی ہے۔ جمہوریت میں انسانوں کو گنا تو جاتا ہے لیکن تولا نہیں جاتا۔ اور حکومت ان لوگوں کے ہاتھ آتی ہے جن کو ووٹروں کی پسندیدگی حاصل ہو۔ ظاہر بات ہے کہ ووٹر اپنے مفادات کو مد نظر رکھتے ہیں نظریہ کو نہیں۔ دنیا بھر میں اس نظام کے تجربات نے یہی ثابت کیا ہے کہ اکثریت اسی نظریہ کی حامل ہوتی ہے۔ یہی حال ہمارے ہاں بھی ہے کہ ہمارے ووٹروں کے ذریعے نہ تو صحیح العقیدہ و فکر کے افراد منتخب ہوئے ہیں اور نہ اسلامی نظام رائج ہوا۔ اس نظام کے ذریعے اقتدار ان کم ظرف لوگوں کو ملے گا جو مردم شماری میں تو مسلمان لکھے جاتے ہیں لیکن اعمال، اخلاق اور معاملات میں کہیں بھی مسلمان معلوم نہیں ہوتے۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار آنے سے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ہم تو آج بھی اسی مقام پر کھڑے ہیں جس پر غیر مسلم حکومت میں تھے۔ اگر حکومت و اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوگا جو کہ چور، لٹیرے اور وارداتیے ہیں اور اسلام کی ابجد سے بھی واقف نہیں تو پھر اس ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔

اسلامی انقلاب کے نفاذ کیلئے بہت بڑی قربانی کی ضرورت ہے اور یہ قربانی حسب روایت نچلے طبقے کے لوگوں نے ہی دینی ہے۔ خون شہیداں ہی رنگ لائے گا اور ان فرزندانِ جمہوریت کا غرور و تکبر خاک میں ملا دے گا۔ پاکستان کو معرض وجود میں آئے نصف صدی سے زائد عرصہ بیت چکا ہے۔ ماضی کے حکمرانوں سے لیکر مسٹر نواز شریف تک سب نے نفاذ شریعت کا ڈھونگ رچایا۔ اگر یہ صحیح معنوں میں اسلام کے نفاذ میں مخلص ہوتے تو پاکستان کب کا اسلام کا قلعہ بن گیا ہوتا۔ خلفائے راشدین کا نظام قائم ہوتا۔ ان فرنگی کے غلاموں نے اسلام کے ساتھ مذاق کیا اور زندگی کے ہر شعبہ میں اپنی خواہشات کو اسلام پر غالب کر دیا۔ اسلام پارلیمنٹ یا اسمبلی میں بل پیش کرنے سے نہیں آئے گا اور نہ ہی الیکشن جیسے غاصبانہ طریقے سے آئے گا۔ اقتدار و حکومت حاصل کرنے کا اصل طریقہ وہی ہے جو نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے۔

حالیہ واپڈا آپریشن میں اپنے آپ کو جمہوریت کے علمبردار کہنے والے سیاستدان بجلی چوری کرتے پکڑے گئے ہیں۔ جب ان کو پکڑا گیا تو انہوں نے اسمبلی میں شور مچانا شروع کر دیا کہ فوج شریف اور باعزت لوگوں کی عزت نفس مجروح کر رہی ہے۔ اگر یہ لوگ شریف اور باعزت ہیں تو پھر اس ملک میں کوئی بھی چور، لٹیرا ستمگر، بدکار اور بے عزت نہیں ہے۔ چوروں، لٹیروں، اسلام اور وطن دشمنوں کی سرپرستی کرنے والے اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے ہیں اور دہشت گردوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ان کو وسائل بہم پہنچا

رہے ہیں۔ کرپشن، لوٹ مار، چوری، ڈکیتی، شراب و شباب، رشوت خوری، اقربا پروری ان کے محبوب مشغلے ہیں اور وہ ان حرام کاموں کو حرام بھی نہیں سمجھتے۔

جتنی مسلم اکثریت اس ملک میں ہے ویسی ہی بلکہ عددی حیثیت سے بھی بہت زیادہ زبردست مسلم اکثریت افغانستان و سعودی عرب میں ہے۔ وہاں ان لوگوں کو وہ "پاکستان" حاصل ہے جس کا یہاں مطالبہ کیا جا رہا ہے اور جس کی دیرینہ خواہش ہے۔ وہاں حقوق و فرائض کا پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے اور کرپشن، چوری ڈکیتی، قتل وغارت، زنا کاری، شراب نوشی جیسی اخلاقی بیماری کی کوئی نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اس کیلئے وہاں کے لوگوں نے بے دریغ قربانیاں دی ہیں اور ان کی قربانیاں رنگ لائی ہیں۔ حق داروں کو انکا پورا پورا حق مل رہا ہے۔ کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی نہیں ہوتی اور وہاں کے حکمران دیانتدار، شریف اور شریعت کے پابند ہیں ان میں احساس ذمہ داری ہے۔ اپنی خواہشات کو دین پر غالب نہیں کرتے بلکہ دین کو اپنی تمناؤں پر غالب کر دیتے ہیں۔

قیام پاکستان کے وقت مسلمانوں نے بے بہا قربانیاں دیں، ان کی جائیدادوں کو ضبط کر لیا گیا، قتل وغارت گری اور عصمت دری کا بازار گرم ہوا۔ محمد علی جناح پاکستان حاصل کرنے میں تو کامیاب ہو گئے اور تحریک پاکستان کی کامیابی کے باوجود اسلامی انقلاب کا خواب آج تک شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ رونا اس بات کا نہیں ہے کہ جو نہ صرف جاگے بلکہ دوسروں کو بھی جگانے کا عزم لیکر اٹھے تھے وہ بھی اس جمہوری قافلے میں شامل ہو گئے۔ برصغیر کے مسلمان غیروں کی غلامی سے نکل کر اپنوں کی غلامی کی زنجیر میں جکڑ دیئے گئے۔ انہوں نے نفاذ اسلام کیلئے جو خواب دیکھا تھا وہ پورا نہ ہوا اور چند ہزار نفوس پر مشتمل اس طبقہ نے کروڑوں افراد کو یرغمال بنا رکھا ہے۔

اگر آج کے حکمران سامراجیت (Imperialism) کے معبود کو ہٹا کر جمہوریت (Domocracy) کے معبود کو حکومت کے بت خانے میں سجا دیں تو مسلمانوں ۔ کے نزدیک اس کا کوئی فرق نہیں پڑتا اس کی مثال تو ایسے ہے کہ "لات" گیا اور "مناۃ" آ گیا۔ ایک جھوٹے خدا نے دوسرے جھوٹے خدا کی جگہ لے لی۔ باطل کی بندگی جیسے پہلے تھی اب بھی ویسی ہی رہی۔ اس میں تو کوئی تبدیلی نہ آ سکی مسلمان انگریز سامراج کے شکنجے سے نکل کر جمہوریت کے شکنجے میں پھنس گئے۔ اس ملک کو قائم و دائم رکھنے کیلئے اس کا ایک ہی حل ہے کہ جمہوری نظام کا مکمل قلع قمع کر کے خالص اسلامی نورانی نظام رائج کیا جائے۔ اور اسمبلیوں میں گھسے ہوئے قومی لٹیروں سے بیرون ممالک منتقل کی گئی رقم واپس لائی جائے۔ اسلامی انقلاب ہر مسلمان کے دل کی دھڑکن ہے۔ تمام دینی جماعتیں جمہوری نظام کے خلاف اٹھ کھڑی ہوں اور اپنے سیاسی قبلہ کی سمت درست کریں۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب اس ملک میں مکمل اسلام کا نفاذ ہو گا۔ اللہ وہ دن ضرور دکھائے گا جب ہمارے ملک کی آمد ہمیں پر خرچ ہو گی۔ حکمرانوں پیشہ ور سیاستدانوں اور سیاسی جواریوں کے اللوں تللوں اور بسنتی برہمنوں پر خرچ نہ ہو گی۔ (آمین ثم آمین)